دعاءِ مغنی اور

سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تصنیفِ لطیف)

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ



Vist
Uwaysi Books

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ و السلام

علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! فقیر کو حضرت قاری صالح مدظلہ سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ صاحب نے حکم فرمایا کہ خیر التعابعین سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں طویل مضمون بھجوائے تاکہ وہ اپنی تصنیف میں بطور تقریظ شامل کریں۔ فقیر نے قلم اُٹھایا تو چند اوراق کی بجائے ایک رسالہ کی شکل اختیار کر گیا عَدِیمُ الفُرصَتی (مصروفیت) کے باوجود میرے شیخ کامل کی برکت سے یہ مضمون طویل ہو گیا ورنہ ارادہ تھا کہ چند اوراق بھجواؤں گا۔

وما توفقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ

الکریم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۴ ذیعقد ۱۴۲۲ھ

تعارفِ خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ

نام: آپ کا نام (حضرت) اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھا۔ یہی نام احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ چونکہ آپ قبیلہ اویس سے تھے۔ اور کنیت ابو عمرو، اسی لئے ابو عمرو اویس مشہور ہوئے۔ اسماء الرجال میں بھی ہے لیکن حضرت ملا علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (اویس) کو اوس کی تَصغِیر (تخفیف) بتائی۔ احادیث مبارکہ میں آپ کے والد کا نام عامر وارد ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام بدار بتایا جاتا ہے۔

نسب: اگرچہ کسی مستند و معتبر روایت سے آپ کے والد کے نام کے سواء آپ کے خاندان پر مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکی لیکن بعض مؤرخین نے مندرجہ ذیل نسب لکھا ہے۔

اویس بن عامر بن عبداللہ بن ہلال بن اہیب بن حبشہ بن حرش بن غالب بن فہر بن قریش نضر بن کنانہ الخ۔

فائدہ: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ قریشی تھے۔

★ اویس بن عامر جزء بن مالک بن عمرو بن مسعدہ بن ومرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن رومان بن ناجیہ مراد المرادی القرنی۔

★ اویس بن عامر جزء بن مالک بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن رومان بن ناجیہ بن مالک مذحج بن زیر۔

لیکن یہ نسب نامے رسمی ہیں۔ حقیقی نسب نامہ تو عشق ہے۔ جیسے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبان عارف ملا عبدالرحمن جامی قدس سرہ یوں بیان کیا ہوگا۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی　　　که دریں راه فلاں ابن فلاں چیزے نیست

وطن: احادیث مبارکہ سے آپ کا وطن "قرن" ثابت ہے اور قرن ملک یمن میں ہے۔ صراح میں قرن قاف اور رے کو زبر کو ساتھ ایک موضع کا نام لکھا ہے۔ جس کو بوجہ احرام حج کے اہلِ نجد کا میقات کہتے ہیں۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی قرن سے منسوب ہیں۔ (لیکن یہ غلط ہے)

تحقیق: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ جو قرن اہلِ نجد کا میقات ہے وہ رے کو ساکن پڑھنے سے صحیح ہے اور جو "رے" کو حرکت سے پڑھتے ہیں آپ کو اُس سے نسبت دینا غلط ہے کیونکہ آپ قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد سے منسوب ہیں۔ جو آپ کے اجداد تھے۔

تعلیم و تربیت: تفریح الخاطر میں ہے کہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت روحانی طور خود رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ۔

حلیہ مبارک: آپ کا رنگ گندمی، قد میانہ اور جسم مبارک فربہ تھا۔ ناک شریف پر گوشت زیادہ تھا۔ بعض نے آپ کو لاغَر اَندام (کمزور)، پتلی کمر اور دھنسا ہوا شکم بتایا ہے۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور بال پراگندہ الجھے ہوئے اور گرد آلود رہتے آنکھیں سیاہ نیلگوں (نیلے رنگ کی) تھی۔ ٹھوڑی پیشانی کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔ دونوں کاندھوں میں فاصلہ زیادہ تھا۔ اور آپ کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سفید بَرَص (سفید کوڑھ) کا نشان تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک مُہِیب (ہیبت ناک) اور ہیئت پاک افسردہ حالی پریشانی اور خستگی (تھکاوٹ) ظاہر کرتی تھی۔ گویا آپ کا حلیہ مبارک آپ کی حقیقت حال کی صحیح تصویر ہے۔

آپ کا شُہُودِ حَق [1] میں کمال اِستغِراق [2] در گاہِ بے نیاز میں خشوع و نیاز، خود رفتہ ہونا اور فانی اللہ ہو جانا اس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ یہی ایک رتبہ عظیم ہے جو کسی دولت مند کو بھی میسر نہیں۔

حدیث مبارک: ایسے حضرات کیلئے وارد ہے۔ " رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالأَبْوَابِ الخ" [3] بلکہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس روایت کے صحیح مصداق ہیں۔

خوراک: حضرت امام غزالی قدس سرہٗ نے لکھا کہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے امام و مقتداء تھے۔ وہ دنیا سے بالکل دل برداشتہ ہو گئے تھے اور انہوں نے ترک دنیا پر بڑی بڑی سختیاں برداشت کی تھیں۔ لوگ انہیں دیوانہ سمجھتے تھے۔ قومی بھائیوں نے علیٰحدہ مکان بنوا دیا تھا۔ اس میں رہتے تھے۔ تین سال بعد آپ کو کسی نے نہ دیکھا آپ کا معمول تھا اذان صبح سے گھر سے نکل جاتے اور بعد نماز عشاء واپس لوٹتے۔ [4]

واپسی پر راستہ سے چھوہاروں کی گھٹلیاں چن کر لاتے انہیں کھا لیا کرتے۔ پس یہی آپ کی غذا تھی۔ کبھی معمولی قسم کے چھوہارے مل جاتے تو اُنہیں افطار کے لیے رکھ لیتے۔ کبھی گھٹلیاں بیچ کر افطار کیلئے چھوہارے خرید لیتے تھے۔ کبھی جو کی روٹی، کھجور کے شِیرَہ(رس) کے ساتھ گزارا کر لیتے۔

(احیاء العلوم و کیمیائے سعادت)

فائدہ: حضرت اصمع علیہ الرحمۃ کی روایت ہے کہ رات کو جو کچھ دانہ پانی اور کپڑا آپ کے پاس بچتا۔ آپ سب خیرات کر کے بارگاہ الٰہی عزوجل میں عرض کرتے: "بارِ الٰہا(اے اللہ)اگر کوئی بھوکا پیاسا یا ننگا مر جائے تو مجھ سے مُواخَذہ(گرفت)نہ کرنا۔" [5] (تفسیر روح البیان)

انتباہ: یہ ہے کہ خوفِ خداوندی! باوجودیکہ مال و دولت نہیں ہے بلکہ زندگی کی بَسَر اَوقات(گزربسر)نہایت عُسرَت(دشواری)و تنگ دستی کی زد میں ہے لیکن اس وقت بھی غریبوں کا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کے متعلق فرماتا ہے: "اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا" [6]

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا حقیقی علم والے یہی حضرات ہیں۔

لباس: کوڑیوں سے چیتھڑے اٹھالاتے اور انہیں دھو کر جوڑ لگا کر خِرقَہ (پیوند لگا ہوا کپڑا) سی لیا کرتے۔ وہی آپ کا پہناوا تھا۔ آپ کی وارفتگی پر جب بچے ہنستے اور پتھر پھینکتے تو آپ فرماتے۔ بھائیو چھوٹے چھوٹے کنکر مارو۔ ایسا نہ ہو کہ خون بہ جائے اور وضو جاتا رہے جس سے میں نماز نہ پڑھ سکوں۔ [7] (تذکرۃ اولیاء)

---

[1] (معرفت کا وہ درجہ جس میں ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آئے)

[2] (خدا کی صفات و اسماء کے ذکر و فکر میں بے خودی کا عالم، تصوف)

[3] (رياض الصالحين، بداية الكتاب، باب فضل ضعفة المسلمين والفقراء والخاملين، ص104، رقم الحديث 257، دار ابن كثير للطباعة والنشر والتوزيع، دمشق–بيروت، الطبعة: الأولى، 1428 هـ 2007م)

[4] (تذكرة الأولياء ترجمة اثنين وتسعين وليا من أولياء الله الصالحين للفريد الدين العطار، أويس القرني، ص54، دار الكتب العلمية، 2018م)

[5] (تفسير روح البيان، سورة الإسراء: الآيات 30 إلى 35، 152/5، دار الفكر بيروت)

[6] فاطر: 28

[7] (تذكرة الأولياء ترجمة اثنين و تسعين وليا من أولياء الله الصالحين لفريد الدين العطار، أويس القرني، ص54، دار العلمية بيروت، 2018)

اور کتاب فصل الخطاب میں خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیوند لگے ہوئے کمبل میں اور اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُونٹ کی پَشم (بال) کے پیوند لگے ہوئے لباس میں دیکھا ہے۔

تذکرۃ اولیاء میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ آپ کے پاس اونٹ کے بالوں کا ایک کمبل تھا۔ لباس میں ایک تہبند یا اِزار (پاجامہ) اور ایک چادر کافی تھی۔ کبھی یہ کپڑے بھی پھٹ جاتے تھے تو کسی سے سوال نہ کرتے۔ لوگ آپ کو مسکین سمجھ کر روٹی وغیرہ دے دیتے۔ اور شرح تعرف میں لکھا ہے کہ آپ کے پاس بالوں کی ایک چادر اور ایک پاجامہ تھا۔

حکایت: حیٰوۃ الذاکرین میں لکھا ہے کہ آپ کوڑیوں پر سے چیتھڑے چن کر لاتے تھے اور اپنا لباس بنا لیتے تھے۔ ایک روز کوڑی پر ایک کتا بیٹھا تھا۔ آپ کو دیکھ کر بھونکنے لگا آپ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھونکتا کیوں ہے جو کچھ تیرے پاس ہے تو کھا اور جو کچھ میرے پاس ہے میں کھاؤں گا۔ اگر میں بخیریت پل صراط سے گزر گیا تو میں تجھ سے بہتر ورنہ میں تجھ سے بھی بدتر ہوں۔(روح البیان)

نکتہ: صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ مخلوق دو قسم کی ہے۔ سعید تمام مخلوق سے بہتر ہے اور شقی (بدبخت) تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ اور سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجا (درست) فرمایا۔ اس لئے کہ اہل حق اولیاء اللہ مخلوق سے کسی فرد کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتے اسی لئے کہ وہ اپنے ماسوا مخلوقات کی ہر شے کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ (حدیث شریف) میں ہے کہ بہت سے جانور اپنے سوار سے بہتر ہوتے ہیں اسی لئے اہل اللہ تمام مخلوقات کے ہر فرد کے حقوق کی پابندی اور ان کی برتری کا اعتراف رکھتے ہیں۔

فائدہ: نصر بن اسماعیل نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ گُھوریوں (کوڑے) سے ریزے چن کر لاتے تھے اور دھو کر کچھ صدقہ کر دیا کرتے اور کچھ کھا لیا کرتے۔ اور فرماتے، اے پروردگارِ عالم میں تیرے لئے ہی یہ تکالیف برداشت کرتا ہوں اور بھوکا رہتا ہوں۔(حیاتِ اویس)

ازلۂ وہم: سید محمود قادری شیخانی مرحوم نے لکھا کہ آپ کی یہ حالتِ وارفتگی استغراق و مشاہدہ حق کی وجہ سے تھی اسے جنون پر محمول کرنا جہالت و نادانی ہے۔

بسر اوقات

۱۔ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب روضہ الریاحین میں اور علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب کشف المحجوب میں تحریر فرمایا ہے کہ جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل قرن سے آپ کو دریافت فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت وہ تو ایک دیوانہ ہے آبادی سے دور ویرانہ میں پڑا رہتا ہے نہ کسی سے ملتا ہے نہ جو کچھ لوگ کھاتے ہیں وہ کھاتا ہے۔ اور غم و خوشی سے ناواقف ہے۔ جب لوگ ہنستے ہیں تو وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے۔

۲۔ کتاب بحر السعادت میں لکھا ہے کہ آپ مخلوق سے اس لئے بھاگتے ہیں اور علیٰحدہ رہتے کہ کہیں آپ کے زہد و تقویٰ میں خرابی پیدا نہ ہو جائے۔

۳۔ آپ پر خوفِ باری تعالیٰ سخت طاری رہتا تھا۔ اور آپ جنگلوں میں بسر کیا کرتے تھے۔ سلک السلوک میں حضرت شیخ بخشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے حضرت خواجہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پتہ پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یا امیر المومنین وہ ایک شُتُربان (اونٹ کا رکھوالا) ہے جنگل میں اونٹ چَرا تا رہتا ہے اور شہر میں کبھی بھی نہیں آتا۔

شتربانی: مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ شتربانی کیا کرتے تھے اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ اسی کی مزدوری سے اپنی اور اپنی والدہ کی خوردونوش (کھانے پینے) کا انتظام کرتے تھے اور یمن میں آپ جیسا مفلس و بے نوا (فقیر، بے بس) اور کوئی نہ تھا۔ جس گلی کوچے سے گزرتے لوگ اُن سے گِھن کرتے اور آپ پر پتھر پھینکتے۔ اور خاک سر پر اُچھالتے۔

فائدہ: اس تنگ حالی اور افلاس کے سبب اگرچہ اہلِ دنیا کی ظاہری نگاہوں میں آپ حقیر و فقیر متصور ہوتے تھے۔ مگر اہلِ باطن کی حقیقت بین نظروں میں آپ معزور اور ممتاز تھے اور آپ کا مرتبہ ارفع و اعلیٰ تھا۔

رھائش گاہ: حضرت خواجہ قدس سرہٗ گھر بار لباس وغذا اور دوسرے دنیوی عَلائق (تعلقات) سے ہمیشہ آزاد رہے نہ ہی مکان کی پرواہ نہ اچھا کھانے کی فکر، جنگل میں درختوں کے سائے یا بوسیدہ سائبان مکان کی جگہ استعمال فرماتے اگرچہ آپکو برادری نے ایک علیٰحدہ مکان بنوا دیا تھا۔ لیکن آپ اس میں بہت کم ٹھہرتے، آپ کا معمول تھا کہ صبح سے جنگلوں میں نکل جاتے اور رات کے اکثر اوقات گزار کرنا معلوم کس وقت واپس لوٹتے۔

مشغلہ شب وروز: حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے کار بیٹھنے کو بُرا جانتے تھے۔ اکثر دو کام کیا کرتے تھے۔ یا تو لوگوں کے اونٹ چَرائی پر چراتے یا پھر کھجور کی گھٹلیاں زمیں سے چن کر بازار میں فروخت کرتے اور پھر اپنے رب عزوجل کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے۔ خدایا جسم کے لباس اور پیٹ کی غذا کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے عبادت کی یہ کیفیت تھی کہ اکثر راتیں اور دن عبادت میں گزر جایا کرتے تھے دن میں اکثر روزے سے رہتے۔ شام کو چند عدد خُرمے (سوکھی کھجور) کھا کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ جب کبھی حلقہ ذکر و شغل میں شریک ہوتے تو اکثر دلوں کو بے چین کر دیا کرتے تھے۔ فجر سے ظہر اور ظہر سے عصر اور عصر سے مغرب ہو جاتی تھی مگر آپ کی عبادت اور تسبیح و تہلیل کا سلسلہ ختم نہ ہوتا۔ کبھی نیند کا غلبہ ہوا کرتا تو اپنے رب سے عرض کرتے۔ خداوندا! میں سونے والی آنکھ اور نہ بھرنے والے پیٹ سے پناہ مانگتا ہوں۔

ذکر کی تاثیر: ام اسید بن جابر کہتے ہیں کہ ہمارے حلقہ ذکر میں اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شریک ہوا کرتے مگر دلوں پر سب سے زیادہ اثر اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ذکر کا ہوا کرتا تھا۔ ظاہری نمود و نام اور اہلِ دنیا کے اِختِلاط (میل جول) سے بھاگتے تھے۔ ایک عالمِ مستی تھا جو ہر وقت چھایا رہتا تھا۔ بعض ظاہر بین آنکھیں ریاکار سمجھتی تھیں۔ راہ چلتے پریشان کیا جاتا تھا۔ بڑے اور بچے تَمسخُر (مذاق) کرتے۔ میں نے یہ حال دیکھ کر دل میں سوچا کہ آپ کی اتنی زیارت غنیمت ہے۔ آپ کو مل کر پریشان نہ کروں۔ اسی پر اکتفا کر کے واپس چلا آیا۔

فائدہ: زائر کا اگرچہ مزدور (جس کی زیارت کی جائے) پر حق ہے تو مزدور کا بھی زائر پر حق ہے وہ یہ کہ اس کا وقت ضائع نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کے معمولات میں خلل اندازی کی جائے اور نہ ہی بلاوجہ اس پر ایسا بوجھ ڈالا جائے کہ جس سے وہ بجائے راحت کے کُلفَت (تکلیف) محسوس کرے۔

مناقب: ہم اولیاء کرام و بزرگان عظام کے مناقب و کمالات سنتے ہیں تو روحانی نصیب ہوتا ہے لیکن مناقب بیان کرنے والے زیادہ سے زیادہ اولیاء کرام ہی ہوتے ہیں لیکن جس ہستی کے مناقب خود نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں اس ہستی کا کتنا مرتبہ بلند ہو گا۔ کُل کائنات بلکہ خلاّو عالم جن کا مدح سرا ہے کسی مَمدُوح خالق و مخلوق نے ہمارے خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح سرائی فرمائی ہے۔

احادیثِ مبارکہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپکی عظمت وشان میں جن احادیث وروایات کو اپنی کتاب جمع الجوامع میں بیان کیا ہے انہی کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوۃ کے آخری باب تذکرۂ یمن وشام کے تحت میں اور مُلاّ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسالہ معدن العدنی میں نقل کیاہے ہم بھی ان کو ذیل میں درج کرتے ہیں:

۱۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص ہے اس کا نام اویس ہے وہ تمہارے پاس یمن کے وفود میں آئے گا۔اس کے جسم پر برص کے داغ ہیں جو سب مٹ چکے ہیں۔ صرف ایک جو درہم کے برابر ہے باقی ہے وہ اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا ہے۔ جب وہ خدا کی قسم کھاتا ہے تو خدا اس کو پوری کرتا ہے۔اگر تم اس کی دعائے مغفرت لے سکو تو لینا۔[8] (رواہ مسلم)

۲۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین میں سے بہترین وہ مرد ہو گا جس کا نام اُویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہو گا۔[9] (رواہ الحاکم و ابن سعد وغیرہ وغیرہ)

۳۔ امام مسلم نے مذکورہ بالا الفاظ کے بعد اضافہ کیا کہ اُس کی ماں ہو گی جس کی وہ خدمت کرتا ہو گا۔اگر وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر عرض کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پوری کرے گا۔اس کے بدن میں سفید داغ ہو گا اے صحابہ تم اگر ملو تو اس سے دعا کرانا۔[10]

۴۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرا دوست اُویس ہو گا۔[11] (ابن سعد)

۵۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بعض ایسے بھی ہیں جو برہنہ رہنے کے سبب سے مسجد میں نہیں آسکتے۔اس کا ایمان لوگوں سے سوال کرنے نہیں دیتا ہے۔انہی میں سے اُویس اور ہرم بن حیان ہیں۔[12] (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) (حلیہ ابو نعیم)

---

[8] (صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل أويس القرني، رضي الله عنه، 969/4، رقم الحديث225-(2542)، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة، ثم صورته دار إحياء التراث العربي ببيروت، وغيرها، عام النشر: 1374 هـ 1955 م)

[9] (الطبقات الكبرى لإبن سعد، بقية طبقة من روى عن عمر بن الخطاب، رضى الله عنه، أويس القرنى، 283/8، مكتبة الخانجي، القاهرة–مصر، الطبعة: الأولى، 1421هـ 2001م)

[10] (صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل أويس القرني، رضي الله عنه، 968/4، 224-(2542)، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة، ثم صورته دار إحياء التراث العربي ببيروت، وغيرها، عام النشر: 1374 هـ 1955 م)

[11] (الطبقات الكبرى لإبن سعد، بقية طبقة من روى عن عمر بن الخطاب، رضى الله عنه، أويس القرنى، 283/8، مكتبة الخانجي، القاهرة–مصر، الطبعة: الأولى، 1421هـ 2001م)

[12] (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، أويس بن عامر القرني سيد العباد وعلم الأصفياء من الزهاد أويس بن عامر القرني بشر النبي صلى الله عليه وسلم به وأوصى به أصحابه، 84/2، رقم الحديث44، مطبعة السعادة بجوار محافظة مصر، عام النشر: 1394 هـ 1974 م)

۶۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تابعین میں ایک اُویس ہو گا اس کے بدن پر سفید داغ پیدا ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اے الہٰ العالمین میرے بدن سے داغ دور فرمادے لیکن ایک داغ کا نشان رہ جائے جس سے تیری نعمتوں کی یاد دہانی ہوتی رہے چناچہ اس کی دُعا سے ایک نشانی باقی ہے اسے دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تم میں جسے ملے تو اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرائے۔[13] (ابو یعلیٰ)

۸۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ مضرو ربیع کے آدمیوں سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے۔ اور اُس کا نام اُویس ہو گا۔[14] (ابن شیبہ مُستدرک از ابن عباس)

کرامات

سیدنا اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ کائنات بلکہ خالقِ کائنات حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کرتا ہے لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات کے مَدح خوان (تعریف کرنے والے) ہیں حسب رواج چند کرامات کا یہاں ذکر کرتا ہوں۔

کرامت: حضرت اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین رات دن کچھ نہ کھایا تھا اور راستہ میں ایک پیاز کی ڈلی پڑی ہوئی پائی۔ اس کو اٹھا کر کھانا چاہتے تھے کہ یہ خیال آیا کہ یہ حرام نہ ہو اور پھینک دی پھر آسمان کی طرف جو نظر کی تو ایک پرندہ کو ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھا کہ ایک روٹی کی ٹکیہ چونچ میں دبائے ہوئے ہے اور پکارتا ہوا آرہا ہے کہ اے اویس چونکہ تونے حرام پیاز کو پھینک دیا اس لئے یہ خدا کی بھیجی ہوئی روٹی کھا اور آرام کر۔

رباعی

بخشدہ تو جمال روزی کندت مہجور سوی و صال روزی کندت
از ترسِ خدا اگر کنی ترک حرام روزی دہ تو حلال روزی کندت

کرامت: تذکرۃ الاولیاء میں بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رات دن کے فاقے سے تھے۔ ایک روز راستہ میں ایک دینار پڑا ہوا دیکھا۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر کسی کا گر گیا ہو گا نہ اٹھایا اور وہیں چھوڑ کر چلے آئے۔ اور جنگل کی گھاس پات (گھاس پھونس) کھانے لگے کہ اتنے میں بکری کو دیکھا کہ اپنے منہ میں ایک روٹی لے کر آئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے خیال کرکے نامعلوم کسی کی روٹی اٹھالائی ہے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ بکری کے زبانِ حلال سے گویا ہو کر عرض کیا میں بھی اسی کی مخلوق ہوں۔ جس کے تم ہو تو پھر خدا کی بندی سے خدا کی دی ہوئی چیز

[13] (مسند أبي يعلى الموصلي، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، 187/1، رقم الحديث73-(212))

[14] (المصنف ابن أبي شيبة، كتاب (الفضائل)، أويس القرني (رضي الله عنه)، 148/18، رقم الحديث 34518، دار كنوز إشبيليا للنشر والتوزيع، الرياض السعودية

الطبعة: الأولى، 1436 هـ 2015 م)

نہیں لیتے۔ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بکری کا یہ کلام سنا تو روٹی لینے کے واسطے ہاتھ بڑھایا۔ روٹی خود بخود میرے نزدیک ہاتھ میں آگئی اور بکری غائب ہو گئی۔[15]

کرامت: مروی ہے کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک کے شہید ہونے کا حال سنا اور اپنے جملہ دانت شہید کر ڈالے تو دانت کچھ عرصے بعد نکل آئے۔ اور آپ نے پھر شہید کر دیئے۔ اسی طرح سے سات مرتبہ نکلے اور سات ہی مرتبہ آپ نے اپنے دانت شہید کئے۔

کرامت: منقول ہے کہ یمن میں اونٹوں کو بھیڑیئے مل کر کھا جایا کرتے تھے مگر اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُونٹوں کی طرف رخ بھی نہ کرتے تھے حلانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن بھر اونٹوں کو چھوڑ کر عبادتِ حق میں مصروف رہتے تھے اور اُونٹ فرشتوں کی نگہبانی میں خود بخود چرتے رہتے تھے۔

کرامت: منقول ہے کہ جب حضرت عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسبِ ارشاد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی خدمت میں خرقہ پہونچانا چاہا۔ اور قرن میں جا کر آپ کو تلاش کرایا تو اُویس نامی قرنی بے شمار پائے گئے۔ آخر جب ایک شخص سے آپ کے کچھ حالات معلوم ہوئے۔ اور آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ تو حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ خرقہ رکھ دیں۔ جس کے بدن میں یہ خود بخود پہنچ جائے گا وہی اویس ہو گا چنانچہ جب خرقہ رکھا فوراً اُڑ کر حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن پر پہونچ گیا پھر ان سے کہا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آپ سے شفاعتِ اُمت کے واسطے بھی دعاء کرائی جائے۔ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ بہت اچھا اور خرقہ کو اتار کر بوسہ دیا۔ اور پھر اس کو دور لے جا کر رکھا۔ اور پہلے غسل کیا اور پھر ۲ دو نفل پڑھے۔ اس کے بعد سے سر بسجود ہو کر دعا مانگنی شروع کی۔ ہاتِف (غیب) نے آواز دی کہ اے اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُمت تجھ کو بخشی۔ آپ نے سر نہ اٹھایا۔ ہاتف نے کہا کہ ۲ دو حصہ اُمت بخش دی۔ آپ نے پھر بھی سر نہ اُٹھایا۔ ہاتف نے بھر بھی کہا کہ بمقدار پشم گو سفندان صفا و مناء[16] اب بھی آپ نے سر نہ اُٹھایا تھا۔ کہ حضرت علی و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم تاخیر سے گھبرا کر ان کے قریب پہونچ گئے۔ ان کے پاؤں کی آہٹ سے سر اٹھالیا اور کہا کہ اے امیر المومنین اگر آپ کچھ دیر اور توقُّف (تاخیر) فرمالیتے تو حق تعالیٰ سے میں ساری اُمت بخشوالیتا۔[17] (ارشاد الطالبین)

فائدہ: یہاں یہ وہم نہ کریں کہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ بالخصوص خلفائے راشدین سے بھی بڑھ گئے بلکہ یوں سمجھئے کہ یہ لطفِ الٰہی ہے کہ اعلیٰ کے بجائے کبھی لطف ادنیٰ پر بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اس کے نَظائِر (مثالیں) بے شمار ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے بجائے حضرت خضر علیہ السلام پر۔

کرامت: حضرت حبیب بن سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ کشتی پر سوار تھا۔ اس میں سوداگران کا ہر قسم کا مال و اسباب لدا ہوا تھا۔ اتفاقاً طوفان آگیا اور کشتی سمندر کی موجوں پر اس قدر ہلی کہ اس میں پانی بھر آیا تھا پھر ایک شخص نظر آیا جو اونٹ کی پشم کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔

---

[15] (تذكرة الأولياء ترجمة اثنين وتسعين وليا من أولياء الله الصالحين للفريد الدين العطار .أويس القرني . ص52. دار الكتب العلمية. 2018م)

[16] (عرب کے دو ۲ قبیلہ جو بکریاں بکثرت پالتے تھے)

[17] (إرشاد الطالبين لآثار سيد العالمين . ص95 .المكتب الإسلامي. 2019م)

(تذكرة الأولياء ترجمة اثنين وتسعين وليا من أولياء الله الصالحين للفريد الدين العطار .أويس القرني . ص50. دار الكتب العلمية. 2018م)

اس طرح اطمینان کے ساتھ اُٹھ کر باہر آیا اور پانی میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ گویا اس کو ہماری حالت کی مطلق خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو ہم نے اس سے التجا کی کہ ہمارے حق میں بھی دعاء کرو کہا کس بات کی۔ ہم نے کہا کہ تجھ کو خبر نہیں کہ کشتی ڈوب رہی ہے۔ کہا کہ سب اللہ کا قرب ڈھونڈو۔ ہم نے کہا کس طرح۔ کہا ترکِ دنیا سے۔ ہم نے کہا ہم نے دنیا ترک کی۔ کہا بسم اللہ کہہ کر کشتی سے باہر آجاؤ ہم سب بسم اللہ پڑھ کر کشتی سے باہر آ گئے اور پانی پر چلنے لگے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ ہم سو(۱۰۰) سے زیادہ تھے۔ ہمارے کشتی سے باہر آجانے کے بعد کشتی مع مال ومتاع و دولت کے ڈوب گئی تو اُس نے کہا کہ اب تم ہولِ دنیا(دنیا کے خوف) سے آزاد ہو گئے۔ پانی سے نکل کر اپنا اپنا راستہ لو۔ ہم نے کہا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا اویس قرنی ہوں۔ ہم نے کہا کہ کشتی میں جو مال تھا وہ مدینہ کے فقیروں کے واسطے تھا اس کو ایک شخص مصر سے لایا کیونکہ آج کل مدینہ میں سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ مال پھر اللہ تعالیٰ تم کو دیدے تو تم کیا وہ سب مال مدینہ کے فقراء کو تقسیم کر دوگے۔ کہا ہاں ہم سب مال ان کو ہی دے دیں گے۔ پھر انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی اور دعاء مانگی اسی وقت وہی کشتی معہ مال و دولت کے پانی پر ابھر آئی اور ہم سب اسی پر سوار ہوئے اور خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے غائب ہو گئے۔ ہم سب بخیر وعافیت مدینہ طیبہ پہنچ گئے اور تمام مال واسباب وہاں کے فقراء میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ مدینہ میں کوئی فقیر اس وقت ایسا نہ رہا ہو گا کہ جس کو حصہ نہ ملا ہو۔[18]

(زہرۃ الریاض حکایت ۵۷ و اسرار الفاتحہ)

وصال: آپکے وصال کے بارے میں مختلف روایات ہیں زیادہ مشہور یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کوفہ کے علاقے میں شہادت پائی اور اسی وقت غائب ہو گئے اور سات مزار کا ذکر کتابوں میں ہے چار کے متعلق تصریح ہے (۱) زبیدہ(یمن) (۲) عراق۔ اس مزار کی فقیر نے زیارت کی ہے (۳) شام (۴) سندھ(ضلع دادو) سہون شریف کے قریب۔ مزید تحقیق فقیر کی ضخیم تصنیف۔ "ذکر اویس" میں ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۶ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

بہاولپور۔ پاکستان

[18] (سلوۃ العارفین للغزالي، باب فضيلة الأولياء و حكايتهم، 115/1، دار الكتب العلمية۔ بيروت)